6. بوند بوند، دریا دریا

پرانی بات

یہ 650 سال پرانا گھڑسی سر ہے۔ سر جھیل کو کہتے ہیں۔اس کو جیسلمیر کے راجا گھڑسی نے 650 سال پہلے لوگوں کی مدد سے بنوایا تھا۔جھیل کے دونوں طرف گھاٹ ہیں جس کی سیڑھیاں پانی تک جاتی ہیں۔ سجے ہوئے برآمدے، بڑے بڑے ہال، کمرے اور بہت کچھ ان میں ہے۔لوگ یہاں تہوار منانے اور گانے وموسیقی کے پروگرام کا لطف اٹھانے کے لیے آتے تھے۔ بچے گھاٹ کے اسکول میں پڑھنے کے لیے آتے تھے۔ خیال تھا کہ تالاب سب کا ہے اور سب ہی اس کو صاف رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔

بارش کا پانی اس جھیل میں میلوں تک پھیلا ہوا تھا۔اس کو اس طرح بنایا گیا تھا کہ جب جھیل پوری طرح بھر جاتی تھی تب اس کا مزید پانی ایک دوسری جھیل میں منتقل ہو جاتا تھا۔اس کی سطح (Level) نیچی ہوتی تھی۔ جب یہ بھی بھر جاتی ہے تب زیادہ پانی تیسری جھیل میں چلا جاتا تھا اور اس طرح پانی ایسی ہی 9 جھیلوں میں منتقل ہوتا رہتا تھا۔ بارش سے اکٹھا کیا ہوا پانی پورے سال استعمال کیا جاتا تھا اور کبھی پانی کی کمی نہیں ہوتی تھی۔آج گھڑسی سر استعمال میں نہیں ہے۔ بہت سے نئے مکانات اور

یون گپتا

کالونیاں اس کی 9 جھیلوں کے درمیان بنالی گئی ہیں۔اب ان جھیلوں میں پانی اکٹھا نہیں ہو پاتا اور بہہ جاتا ہے۔ یہ پانی کی بربادی ہے۔

© NCERT not to be republished

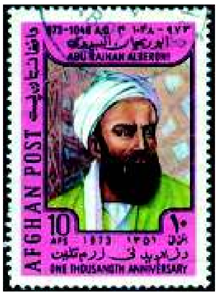

البیرونی کی نظر میں

ایک ہزار سال قبل ایک سیّاح ہندوستان میں آیا۔ اس کا نام البیرونی تھا۔ البیرونی جس ملک سے آیا تھا اسے آج ازبیکستان کہتے ہیں۔ البیرونی نے جو کچھ دیکھا اس کو درج کیا۔ اس نے ان چیزوں کے بارے میں خاص طور سے لکھا جو اس کے اپنے ملک کے مقابلے میں مختلف تھیں۔ اس وقت کے تالابوں کے بارے میں اس نے جو لکھا ہے اس کا ایک حصہ یہاں پیش کیا جا رہا ہے۔

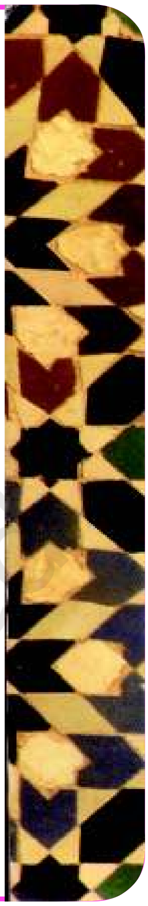

یہاں کے لوگ تالاب بنانے میں مہارت رکھتے ہیں۔ اگر میرے ملک کے لوگ انھیں دیکھ لیں تو حیران رہ جائیں گے۔ بڑے بڑے بھاری پتھروں کو لوہے کے کنڈوں اور سلاخوں کے ذریعے جوڑ کر تالاب کے چاروں طرف چبوترے بنائے جاتے ہیں۔ ان چبوتروں کے بیچ میں اوپر سے نیچے جاتی ہوئی سیڑھیوں کی قطاریں بھی ہوتی ہیں۔ لوگوں کے اترنے اور چڑھنے کے راستے الگ الگ ہوتے ہیں۔ یہاں کبھی بھیڑ ہونے پر پریشانی نہیں ہوتی۔

آج جب ہم تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تب ہمیں البیرونی کے سفرنامہ سے بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔ (یہ ڈاک ٹکٹ 1973 میں جاری ہوا جب اس کی پیدائش کے ایک ہزار سال پورے ہوئے تھے)

دیکھیے اور پتہ لگائیے

- اپنے اسکول کے چاروں طرف کے علاقہ کو دیکھیے۔ کیا یہاں کوئی کھیت، میدان، پختہ سڑک، نالیاں وغیرہ ہیں؟ کیا یہ علاقہ چٹانی، ڈھلواں یا پھر ہموار ہے؟ سوچیے، کیا ہوگا اگر یہاں بارش ہو جائے؟ بارش کا پانی کہاں جائے گا– نالوں میں، پائپ میں یا پھر گڈھوں میں؟ کیا کچھ پانی زمین بھی جذب کرلے گی؟

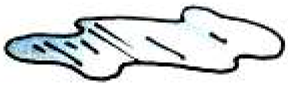

قطرہ در قطرہ

راجستھان میں جیسلمیر کے علاوہ دوسرے علاقوں میں بھی بہت کم بارش ہوتی ہے۔ پورے سال میں صرف کچھ دن بارش ہوتی ہے اور کبھی کبھی اتنی بھی نہیں ہوتی۔ یہاں کی ندیوں میں پورے سال پانی نہیں رہتا لیکن پھر بھی اس علاقہ

اساتذہ کے لیے نوٹ : ہم بچوں کو بتا سکتے ہیں کہ البیرونی کی کتاب اپنا ماضی جاننے کے لیے کتنی مفید ہو سکتی ہے۔ تاریخ کے دوسرے آخذوں جیسے پرانی عمارتوں، سکوں، پینٹنگ وغیرہ کے بارے میں بحث کیجیے۔ دنیا کے نقشے پر ازبیکستان کی نشاندہی کرنے میں بچوں کی مدد کیجیے۔

© NCERT not to be republished

علاقہ کے زیادہ تر گاؤں میں پانی کی کمی نہیں ہوتی، کیوں کہ لوگ جانتے تھے کہ پانی کی ہر بوند قیمتی ہے۔ بارش کے پانی کو جمع کرنے کے لیے تالاب اور جوہڑ بنوائے جاتے تھے۔ یہ سب کی ضرورت تھی اس لیے سب ایک ساتھ مل کر یہ کام کرتے تھے چاہے وہ مزدور ہوں یا پھر تاجر۔ جھیل کا کچھ پانی زمین سوکھ لیتی جو علاقہ کے کنوؤں اور باؤلیوں میں جمع ہو جاتا اور علاقہ کی زمین گیلی اور زرخیز ہو جاتی۔

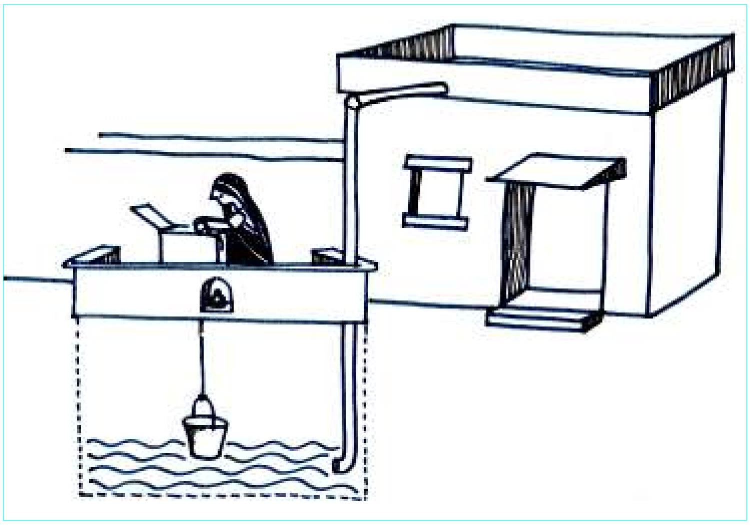

ہر گھر میں پانی جمع کرنے کا انتظام ہوتا تھا۔ یہ تصویر دیکھیے۔

اس تصویر پر نشان لگائیے کہ چھت پر برسنے والا پانی زمین کے اندر ٹینک تک کیسے پہنچے گا؟

کیا آپ نے کبھی کوئی ''باؤلی'' دیکھی ہے؟ تصویر کو دیکھیے۔ کیا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ سیڑھیاں کئی منزل نیچے تک جا رہی ہیں۔ کنوؤں سے پانی اوپر اٹھانے کے بجائے لوگ خود سیڑھیوں سے نیچے اتر کر پانی تک پہنچ سکتے تھے۔ اس لیے ان کو زینہ دار کنویں بھی کہتے ہیں۔

اساتذہ کے لیے نوٹ : زمین پانی کو کس طرح جذب کر لیتی ہے اور یہ کنوؤں اور باؤلیوں تک کیسے پہنچتا ہے؟ اس پر بچوں کے ساتھ بحث کی جا سکتی ہے۔

© NCERT not to be republished

پرانے زمانے میں لوگ قافلوں کی شکل میں سفر کرتے تھے ان کے ساتھ جانور اور سامان بھی ہوتا تھا۔ لوگوں کو یقین تھا کہ مسافر کو پانی پلانا ایک اچھا عمل ہے۔ اس لیے انھوں نے بہت سی جگہ خوبصورت باؤلیاں بنوائی تھیں۔

- کیا آپ کے علاقہ میں کبھی پانی کی کمی محسوس کی گئی ہے؟ اگر ہاں، تو اس کی وجہ کیا تھی؟

اپنی دادی یا نانی یا کسی دوسرے بزرگ سے گفتگو کر کے معلوم کیجیے جب وہ آپ کی عمر کی تھیں:

- وہ گھر کے لیے پانی کا انتظام کہاں سے کرتی تھیں؟ اب اس میں کیا فرق آیا ہے؟
- مسافروں کے لیے کس طرح کے انتظامات کیے گئے تھے جیسے پیاؤ، مشک یا کوئی اور؟ آج کل لوگ سفر میں پانی کے لیے کیا انتظام کرتے ہیں؟

پانی سے متعلق رسومات

آج بھی لوگ پرانی جھیلوں، دھاروں، باؤلیوں اور نالوں سے پانی حاصل کرتے ہیں۔ پانی سے بہت سی رسومات اور تہوار وابستہ ہیں۔ کچھ مقامات پر جب جھیل بارش کے پانی سے بھر جاتی ہے تو لوگ جشن منانے کے لیے جمع ہوجاتے ہیں۔

دیوان اگروال

اس تصویر میں اتراکھنڈ کی ایک دلہن کو دیکھیے۔ شادی کے بعد وہ نئے گاؤں میں آئی ہے اور تالاب یا جھرنے کی پوجا کر رہی ہے۔ شہروں میں لوگ اس رسم کو ایک دلچسپ انداز میں دیکھ سکتے ہیں۔ نئی دلہن اپنے گھر میں ہی پانی کے نل کی پوجا کرتی ہے۔ کیا ہم پانی کے بغیر زندگی کا تصور کر سکتے ہیں؟

© NCERT not to be republished

کیا آپ نے اپنے علاقے میں پانی کے لیے کوئی مخصوص برتن دیکھا ہے؟ دیکھیے، پانی اس خوبصورت تانبے کے برتن میں بھرا جا رہا ہے۔ دوسری تصویر میں پانی کا چمکتا ہوا پیتل کا برتن دیکھا جا سکتا ہے۔ پانی بھرنے کے مقام پر پتھروں سے بنی خوب صورت نقاشی بھی نظر آتی ہے۔ کیا آپ نے پانی کی جگہ کے آس پاس کوئی خوبصورت عمارت دیکھی ہے؟ کہاں؟

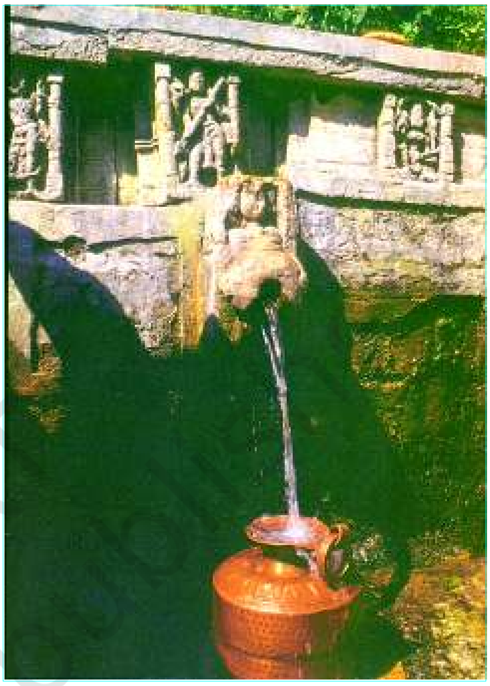

دیوان آگروال

معلوم کیجیے

کیا آپ کے گھر یا اسکول کے پاس کوئی جھیل، کنواں یا باؤلی ہے؟ وہاں جائیے اور اس کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے۔

- یہ کتنی پرانی ہے؟ اس کو کس نے بنوایا تھا؟
- اس کے اطراف کس طرح کی عمارتیں ہیں؟
- کیا پانی صاف ہے؟ کیا اس کی باقاعدہ صفائی ہوتی ہے؟
- یہاں پانی کا استعمال کون لوگ کرتے ہیں؟
- کیا اس مقام پر کوئی تہوار منایا جاتا ہے؟
- کیا اس میں آج بھی پانی موجود ہے یا یہ سوکھ گیا ہے؟

غور کیجیے!

1986 میں جودھپور اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں جب سوکھا پڑا تو لوگوں کو پرانی اور بھولی بسری باؤلی یاد آئی۔ انھوں نے باؤلی کو صاف کیا اور دو سو ٹرک کوڑا کچرا اس سے باہر نکالا۔ لوگوں نے آپس میں چندہ جمع کیا۔ پیاسے شہر کو باؤلی سے پانی نصیب ہوا۔ کچھ سال بعد جب اچھی بارش ہوئی اور پانی کی پریشانی کم ہوئی تو باؤلی کو پھر بھلا دیا گیا۔

بحث کیجیے

پُنیتا جہاں رہتی ہے وہاں دو پرانے کنویں ہیں۔ اس کی دادی کا کہنا ہے کہ 15-20 سال قبل تک ان کنوؤں میں پانی تھا۔ اب کنویں سوکھ گئے ہیں کیوں کہ:

- زمین سے پانی بجلی کے موٹر کے ذریعہ کھینچا جا رہا ہے۔
- اب وہ جھیلیں نہیں رہیں جن میں بارش کا پانی جمع ہوتا تھا۔
- درختوں اور پارک کے آس پاس کی زمین اب سیمنٹ سے پختہ کر دی گئی ہے۔
- کیا کچھ اور وجوہات ہو سکتی ہیں؟ وضاحت کیجیے؟

آج کی کہانی

آؤ ان طریقوں پر غور کریں جن کے ذریعہ آج کل لوگ پانی حاصل کرتے ہیں۔ صفحہ 57 کا مطالعہ کیجیے اور بحث کیجیے۔

کیا آپ اپنے گھر میں ان میں سے کسی طریقے سے پانی حاصل کرتے ہیں؟ اس پر صحیح کا نشان (✓) لگائیے۔ اگر آپ کسی اور طریقے سے پانی حاصل کرتے ہیں تو اس کے متعلق اپنی کاپی میں تحریر کیجیے۔

اساتذہ کے لیے نوٹ : پانی کی سہولت سب کو مساوی طور پر میسر نہیں ہے۔ اس پر بچوں کے ساتھ گفتگو ضروری ہے۔ یہ بھی دیکھیں کہ لوگوں کو کن کن پریشانیوں سے پانی دستیاب ہوتا ہے۔ پانی اور ذات پات کا مسئلہ مشکل تو ہے لیکن اس پر بحث ضروری ہے۔

© NCERT not to be republished

ہمارے یہاں پانی کہاں سے آتا ہے؟

ہماری کالونی میں دن میں دو مرتبہ جل بورڈ کا ٹینکر آتا ہے۔ ٹینکر سے پانی لینے کے لیے ہمیں لمبی قطار میں کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ روزانہ جھگڑے بھی ہوتے ہیں۔

ہمارے یہاں دن بھر نل میں پانی آتا ہے۔

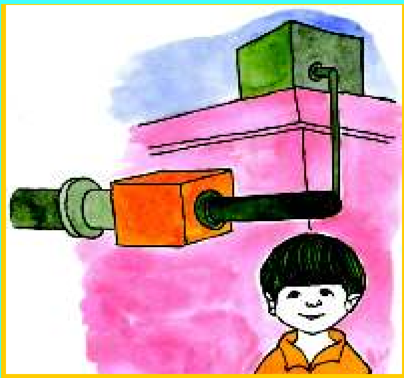

ہم نے جل بورڈ کی پائپ لائن پر ایک پمپ لگا دیا ہے۔ ہمیں اب کسی طرح کی کوئی پریشانی نہیں ہوتی!

ہم کنویں سے پانی بھرتے ہیں ہمارے پاس کا کنواں ایک سال پہلے سوکھ گیا۔ ہمیں اب کافی دور چل کر دوسرے کنوؤں تک جانا پڑتا ہے۔ کچھ کنوؤں پر ہمیں اپنی ذات کی وجہ سے پانی نہیں بھرنے دیا جاتا۔

ہم نے ٹیوب ویل سے پانی باہر نکالنے کے لیے بجلی کا موٹر لگایا۔ لیکن یہاں بجلی نہیں آتی، اس لیے ہم کیا کریں!

میرے یہاں آدھے گھنٹے کے لیے پانی آتا ہے۔ ہم اس کو ٹینک میں بھر لیتے ہیں اور سارا دن استعمال کرتے ہیں۔ کبھی کبھی یہ گندا ہو جاتا ہے۔

میرے یہاں ہینڈ پائپ لگا ہوا ہے لیکن اس سے جو پانی ہمیں حاصل ہوتا ہے وہ کھارا ہوتا ہے۔ ہمیں پینے کے لیے پانی خریدنا پڑتا ہے۔

ہم نہر سے ہی پانی حاصل کرتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

بحث کیجیے

- سب کو زندہ رہنے کا حق ہے۔ لیکن کیا سب کو ضرورت کے مطابق یا صرف پینے کے لیے ہی پانی میسر ہے؟ ایسا کیوں ہوتا ہے کہ کچھ لوگوں کو پینے کا پانی خریدنا پڑتا ہے؟ کیا ایسا ہونا چاہیے؟ اس زمین کے پانی پر سب کا حق ہے۔ کچھ لوگ بہت گہرے ٹیوب ویل کے ذریعہ زمین سے پانی کھینچ لیتے ہیں۔ یہ کہاں تک صحیح ہے؟ کیا تم نے کبھی ایسا دیکھا ہے؟ کچھ لوگ سیدھے جل بورڈ کی پائپ لائن پر پمپ لگا لیتے ہیں، ایسا کیوں؟ دوسرے لوگوں کو اس سے کن کن پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟ کیا آپ کو اس کا اندازہ ہے؟

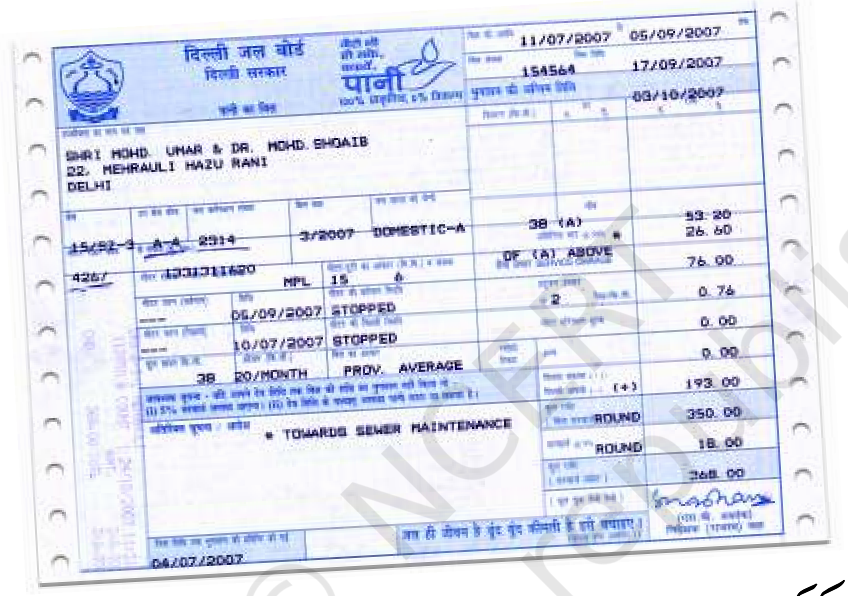

اس بل کو دیکھ کر بتایئے

- یہ بل کس دفتر سے آیا ہے؟
- کیا آپ کے یہاں پانی کا بل آتا ہے؟ معلوم کیجیے کہ یہ کہاں سے بھیجا گیا ہے؟
- اس بل میں دلّی جل بورڈ کے نیچے دلّی سرکار کیوں لکھا ہے؟
- یہ بل کس کے نام ہے؟ اس کو ہر ماہ کتنے روپیے ادا کرنے پڑتے ہیں؟
- کیا آپ پانی کی قیمت ادا کرتے ہیں؟ کتنی؟ کیا الگ الگ کالونیوں میں پانی کی الگ الگ شرح ہے؟ اپنے بڑوں سے معلوم کیجیے۔

© NCERT not to be republished

ایسا کرنا ممکن ہے

مختلف علاقوں میں لوگوں تک پانی پہنچانے کے لیے کچھ ادارے بہت زیادہ محنت کرتے ہیں۔ وہ لوگ بزرگوں سے دریافت کرتے ہیں کہ ان کے زمانے میں پانی کا کیا انتظام تھا۔ وہ پرانی جھیلوں اور جوہڑوں کی مرمت کرتے ہیں اور نئے بھی تعمیر کرتے ہیں۔ آیئے دیکھیں کہ ایک گروپ ''ترن بھارت سنگھ'' نے دڑکی مائی کی کس طرح مدد کی۔

یہ دڑکی مائی ہے جو راجستھان میں الور ضلع کے ایک گاؤں میں رہتی ہے۔ گاؤں کی عورتیں سارا دن اپنے گھروں اور جانوروں کی نگرانی کرتی ہیں۔ کبھی کبھی ان کی ساری رات اپنے جانوروں کے لیے کنویں سے پانی کھینچنے میں گزر جاتی ہے۔ گرمیوں میں جب کنویں سوکھ جاتے ہیں تو ان کو گاؤں چھوڑنا پڑتا ہے۔ دڑکی مائی نے اس ادارے کے بارے میں سنا اور مدد مانگی۔

ادارے کے لوگوں اور گاؤں والوں نے مل کر ایک جھیل بنائی۔ وہ لوگ اب دودھ سے ماوا بھی بنا کر فروخت کرتے ہیں جانوروں کے چارے اور پانی کا مسئلہ اب کم ہو گیا ہے۔ لوگوں کو زیادہ دودھ مل رہا ہے اور وہ زیادہ کمانے لگے ہیں۔

''چار گاؤں کی کتھا'' نامی کتاب سے ماخوذ

- کیا آپ نے کسی اخبار میں اس طرح کی خبر پڑھی ہے؟ لوگوں نے مل کر پانی کی پریشانی کو کس طرح دور کیا؟ کیا انھوں نے کسی پرانی جھیل یا باؤلی کی مرمت کر کے اسے استعمال کیا؟

ہم نے کیا سیکھا

ایک پوسٹر بنایئے۔ کیا آپ کو نعرہ یاد ہے۔

''زمین کے پانی پر سب کا حق ہے۔'' اسی طرح کے دوسرے نعروں کے بارے میں سوچیے۔ تصویر کے ساتھ ایک اچھا سا پوسٹر بنایئے۔

پانی کا ایک بل تلاش کیجیے، اسے غور سے دیکھیے اور بتایئے کہ۔

- یہ بل تاریخ ____________ سے تاریخ ____________ تک کا ہے۔
- اس بل کے لیے کتنے روپے ادا کرنے پڑیں گے؟
- آپ کو اس بل میں اور کیا کیا نظر آ رہا ہے جیسے مرمت، ٹوٹ پھوٹ وغیرہ پر ہونے والا خرچ؟